

146212- ماہواری کی بنا پر یوم عاشوراء کا روزہ رہ جائے تو قضا کی جائیگی یا نہیں؟

سوال

اگر عورت نو اور دس اور گیارہ محرم کے ایام میں ماہواری کی حالت میں ہو تو کیا غسل کرنے کے بعد اس کے لیے ان ایام کے روزوں کی قضا میں روزے رکھنا جائز ہیں؟

پسندیدہ جواب

جس کا بھی یوم عاشوراء کا روزہ رہ جائے تو وہ اس کی قضا نہیں کریگا؛ کیونکہ اس کی قضا کا ثبوت نہیں ملتا، اور اس لیے بھی کہ یوم عاشوراء کے روزے کا اجر و ثواب تو محرم کے مہینہ میں انہیں ایام کے ساتھ ہے کسی اور یوم میں نہیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

اگر یوم عاشوراء کے ایام میں کوئی عورت ماہواری کی حالت میں ہو تو کیا وہ اس کی قضا کریگی؟

اور کیا کوئی قاعدہ اور اصول ہے کہ کون سے نوافل کی قضا ہوگی اور کس کی قضا نہیں ہوگی؟

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

نوافل دو قسم کے ہیں:

ایک سبب والی ہے، اور دوسری سبب کے بغیر، جس کا کوئی سبب ہو تو وہ سبب فوت ہو جانے سے وہ خود بھی فوت ہو جائیگا اور اس کی قضا نہیں کی جائیگی، اس کی مثال تحیۃ المسجد ہے، اگر کوئی شخص آنے اور بیٹھ جانے اور طویل مدت تک بیٹھا رہے اور پھر وہ تحیۃ المسجد کی دو رکعت ادا کرنا چاہے تو یہ تحیۃ المسجد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ سبب والی نماز تھی، اور یہ سبب کے ساتھ مربوط ہے، اس لیے اگر سبب فوت ہو جائے تو اس کی مشروعیت بھی ختم ہو جائیگی۔

اسی طرح ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یوم عرفہ اور یوم عاشوراء بھی ایسے ہی ہے، اس لیے اگر یوم عرفہ اور یوم عاشوراء کا روزہ بغیر کسی عذر موخر کر دے تو بلا شک اس کی قضا نہیں کی جائیگی، اور اگر قضا میں روزہ رکھ بھی لے تو اسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، یعنی اسے یہ فائدہ نہیں ہوگا کہ اس نے یوم عرفہ اور یوم عاشوراء کا روزہ رکھا ہے۔

اور اگر انسان پر یہ ایام آئیں اور وہ معذور ہو مثلاً حائضہ اور نفاس والی عورت یا مریض اور مسافر، اور اس شخص کی عادت تھی کہ وہ ان ایام کے روزہ رکھا کرتا تھا، یا پھر اس دن روزہ رکھنے کی نیت تھی تو اسے نیت کا اجر و ثواب حاصل ہو جائیگا، اس کی دلیل صحیح بخاری کی درج ذیل حدیث ہے:

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب بندہ بیماری ہو جائے یا سفر میں ہو تو اس کے لیے اسی طرح عمل لکھا جاتا ہے جب وہ مقیم اور صحیح و تندرست ہونے کی حالت میں عمل کیا کرتا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2996).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"قولہ صلی اللہ علیہ وسلم :

"اس کے لیے اسی طرح عمل لکھا جاتا ہے جو وہ مقیم اور صحیح و تندرست ہونے کی حالت میں کیا کرتا تھا"

یہ اس شخص کے حق میں ہے جو اطاعت والا عمل کیا کرتا تھا، اور اس سے رک گیا اور اس کی نیت تھی کہ (اگر مانع نہ ہوتا) تو وہ اس پر مداومت کرتا" انتہی

ماخوذ از: فتح الباری.

واللہ اعلم.